بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۱۲

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۲۹ محرم ۱۳۸۹ ھ ۱۸ شہادت ۱۳۴۸ ہش ۱۸ اپریل ۶۹ء	نمبر ۸۸

اخبار احمدیہ

ــ ربوہ ۱۷ شہادت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ــ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ کو بطور امیر علاقائی سابق صوبہ پنجاب بہاولپور تا ۳۰-۴-۷۰ منظور فرمایا ہے۔ متعلقہ جماعتیں نوٹ فرمالیں۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ــ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی کئی سال سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ ان کی صحت کے لئے سب احباب اور بہنوں کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ عزیزہ کو کامل صحت عطا کرے آمین
(اہلیہ حاجی محمد فاضل صاحب ربوہ)

ــ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کے متعلق فرمایا۔
"قربانی کا اصل وقت وعدہ کے بعد پہلے چھ ماہ ہوتے ہیں۔ اگر تم اس وقت وعدہ پورا کر لیتے تو اب چھاتی تان کر کہہ سکتے کہ ہم نے تبلیغ کے لئے جس رقم کا وعدہ کیا تھا وہ ہم ادا کر چکے ہیں"۔
احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ حضور رضی اللہ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں جلد از جلد وعدہ جات کی رقوم ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

فوجی بھرتی

مورخہ ۲۳ اپریل ۶۹ء بروز بدھ بوقت ۹ بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ مرکزیہ) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ ایسے دار اپنا ثبوت سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ لائیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ تمہیں ایک ایسی جماعت بنانا چاہتا ہے کہ تم دنیا کیلئے راستبازی کا نمونہ ٹھہرو

تم پنج وقتہ نماز اور اپنی اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے

"چاہیئے کہ تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو اور یاد رکھو کہ ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگذر کی عادت ڈالو اور صبر اور حلم سے کام لو اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو اور جذبات نفس کو دبائے رکھو اور اگر کوئی بحث کرو یا کوئی مذہبی گفتگو ہو تو نرم الفاظ اور مہذبانہ طریق سے کرو اور اگر کوئی جہالت سے پیش آئے تو سلام کہہ کر ایسی مجلس سے جلد اٹھ جاؤ۔ اگر تم ستائے جاؤ اور گالیاں دیئے جاؤ اور تمہارے حق میں برے برے لفظ کہے جائیں تو ہوشیار رہو کہ سفاہت کا سفاہت کے ساتھ تمہارا مقابلہ نہ ہو۔ ورنہ تم بھی ویسے ہی ٹھہرو گے جیسا کہ وہ ہیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بنائے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔ سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ نہیں رہ سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہو جائے۔ کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا کہ ایسا شخص ہم میں رہے۔ اور یقیناً وہ بدبختی میں مریگا کیونکہ اس نے نیک راہ کو اختیار نہ کیا۔ سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ۔ تم پنج وقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے۔

اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا۔"

(تبلیغ رسالت جلد ہفتم صفحہ ۴۴)

فوری توجہ فرمائیں

تعلیم القرآن کے سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ ہر جماعت کے صدر موصیان اور نائب صدر موصیات ایک ماہ کے اندر اندر جائزہ لے کر رپورٹ کریں کہ:

۱۔ ان کے حلقہ میں کس قدر موصی ہیں؟

۲۔ ان میں سے کس قدر قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں۔ جو قرآن کریم پڑھ سکتے ہیں ان میں کس قدر قرآن کریم کا ترجمہ جانتے ہیں۔ اور جو موصی اور موصیات قرآن کریم کا ترجمہ جانتے ہیں یا جانتی ہیں۔ ان میں سے کتنے قرآن کریم کی تفسیر سیکھنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں؟

براہ مہربانی یہ رپورٹ جلد تر ارسال فرمائیں اور جماعتوں کو تعداد کی اطلاع فرمائیں۔

خاکسار۔ ابو العطاء جالندھری نائب ناظر اصلاح و ارشاد

سعد احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

مذہب کی اصل غرض یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس کی محبت کو حاصل کرے

اس مقام کو پانے اور مقام عبودیت پر قائم ہو جانے کا ایک اہم وسیلہ استقامت ہے

استقامت کے معنی یہ ہیں کہ جب ایک دفعہ انسان اللہ تعالیٰ کا ہو جائے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت اس تعلق کو قطع نہ کر سکے

جب تک ایسی استقامت حاصل نہ ہو ہم اللہ تعالیٰ کے دائمی فضلوں کو حاصل نہیں کر سکتے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ
فرمودہ ۲۱ تبلیغ ۱۳۴۸ ش بمقام مسجد مبارک ربوہ
مرتبہ۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ

(حٰم السجدہ آیت ۷)

اس کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ اس آیت کریمہ میں فرماتا ہے

کہ تو دنیا میں اعلان کر دے کہ میں بھی تمہاری طرح کا ہی ایک انسان ہوں اللہ تعالیٰ نے میرے پر کامل وحی کی ہے۔ جس کی غرض یہ ہے کہ انسان کا اپنے رب کے ساتھ ایک پختہ اور حقیقی تعلق قائم ہو جائے۔ تمہاری طرح کا ایک انسان ہونے کے باوجود میں نے اللہ تعالیٰ کی اس تعلیم پر عمل کر کے اور اللہ تعالیٰ کے منشاء اور اس کی رضا کے تقاضوں کو پورا کر کے اس سے ایک پختہ اور سچا اور حقیقی تعلق پیدا کر لیا ہے۔ اسی طرح تم بھی ایک پختہ تعلق اپنے رب سے پیدا کر کے اس کی رضا اور اس کی رحمت کو حاصل کر سکتے ہو۔

پس شریعتِ اسلامیہ کے نزول کی اصل غرض بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ تمام مذاہب کے نزول، تمام صحف سماوی کے نزول اور

تمام انبیاء کی بعثت کی غرض

یہی ہوتی ہے کہ انسان اپنی استعداد اور قوت کے مطابق اپنے رب سے ایک تعلق جو حقیقی ہو جس میں کوئی فساد نہ ہو سچا ہو قائم کرے۔ انسانی قوے میں بہترین نشوونما کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ایک اعلیٰ اور ارفع شریعت نازل ہوئی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی نے یہ ثابت کیا کہ اس شریعت پر عمل پیرا ہو کر انسان کا اپنے رب کے ساتھ اس قسم کا تعلق پیدا ہو جاتا ہے کہ انسان اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں اس کی ہر قسم کی رحمتوں اور اس کی ہر قسم کی رضا کا وارث بن جاتا ہے۔ اور ایک ایسی زندگی پاتا ہے جس سے بہتر کوئی زندگی ہو نہیں سکتی۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس طرح میں نے اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کو حاصل کیا ہے۔ اسی طرح تم بھی اگر چاہو تو ان نعمتوں کو حاصل کر سکتے ہو۔ شرط یہ ہے کہ تم اپنے خدائے واحد و یگانہ کی معرفت حاصل کرلو۔ اور اس کی عظمت اور جلال کے تقاضوں کو پورا کرو۔ اور جب تم اس سے ایک دفعہ تعلق قائم کرلو۔ تو پھر تمہارے پاؤں میں لغزش نہ آئے۔ تمہیں استقامت کا مقام حاصل ہو تمہیں صبر کا مقام حاصل ہو تو تم بھی میری طرح اپنی اپنی استعداد کے مطابق اپنے رب کی نعمتوں کے وارث ہو جاؤ گے۔ لیکن اس بات کو یاد رکھو کہ جس طرح میں ایک بشر ہوں تم بھی بشر ہو۔ اور بشری کمزوریوں کے ضرر سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ کی مغفرت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے وَاسْتَغْفِرُوْهُ

تم کثرت کے ساتھ استغفار کرو

اور اتنی کثرت کے ساتھ استغفار کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری تمام بشری کمزوریوں کو ڈھانپ لے۔ اور جب تمہاری تمام بشری کمزوریاں خدا تعالیٰ کی مغفرت کی چادر کے نیچے چھپ جائیں گی تو تمہاری تمام بشری قوتیں اور استعدادیں خدا تعالیٰ کے حکم سے صحیح نشوونما پائیں گی اور تم خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرو گے۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ (بقرہ آیت ۲۰۸)

کہ یہ حکم سُننے کے بعد کہ ایک کامل اور مکمل شریعت کا نزول ہو چکا اور ایک حقیقی اور سچے تعلق باللہ کا سامان پیدا ہو گیا اس لئے اے نوع انسان فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں ایک ایسا گروہ پیدا ہو گیا جنہوں نے اپنے نفوس کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے حصول کے لئے بیچ ہی ڈالا اور عمر بھر کا سودا کر لیا یہ نہیں کہ آج ایک عہد باندھا اور کل اُسے توڑ دیا۔ یہ نہیں کہ آج تو اپنے رب سے ایک سودا کیا اور کل اسے فسخ کر دیا بلکہ عمر بھر کے لئے انہوں نے اپنی جانوں اور اپنے نفوس کا اپنے رب کی رضا کے لئے سودا کر لیا اور اس طرح پر انہوں نے اپنے اس رب کی رافت اور رحمت کے جلوے دیکھے جو ان لوگوں کے لئے رؤوف ہے جو اس کے حقیقی بندے بن جاتے ہیں۔ اور اس قدر حسین جلوے دیکھے کہ ان کی وجہ سے اممِ سابقہ امتِ مسلمہ پر رشک کریں۔

جس نفس کے سودے کا یہاں ذکر ہے
اس کی حقیقت یہ ہے

کہ انسان کو جو اندرونی اور بیرونی اعضاء دیئے گئے ہیں، اُسے جو باطنی اور ظاہری قوتیں اور استعدادیں عطا ہوئی ہیں وہ اس غرض کے لئے ہیں کہ انسان اپنے رب سے سودا کرے یعنی یہ عطا۔ چاہے وہ ظاہری اعضاء کے لحاظ سے ہو یا باطنی اور روحانی قوتوں اور استعدادوں کے لحاظ سے ہو۔ یہ اسی غرض کے لئے کہ انسان اپنے رب سے ایک زندہ اور سچا تعلق پیدا کرے اور اس کی نعمتوں کا وارث بنے۔

جو قوتیں اور استعدادیں اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا کی ہیں ان کی اصل غرض یہی ہے کہ ایک اُسے اللہ تعالیٰ کی کامل معرفت حاصل ہو جائے دوسرے اس معرفت کے نتیجہ میں حقیقی پرستش اور عبودیت پر دوام اُسے مل جائے اور تیسرے اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان کے جلوے دیکھنے کے بعد وہ اس کی محبت میں فنا ہو جائے۔ انسانی فطرت بھی اسی کی گواہی دیتی ہے اور اس پر شاہد ہے کہ انسان نے جب بھی اپنے اعضاء کو جو خدا تعالیٰ کی عطا تھے اور اپنی قوتوں اور استعدادوں کو جو روحانی ارتقاء کے لئے اُسے دی گئی تھیں غلط راہوں پر استعمال کیا تو اس کے نفس نے تسلی نہیں پائی۔ ہم

ایک موٹی مثال

لے لیتے ہیں۔ آج کی دُنیا میں انسان نے خداداد قوتوں اور طاقتوں کے استعمال سے ذرّے کی طاقت (جسے ایٹامک انرجی Atomic Energy کہتے ہیں) کا علم حاصل کیا یعنی اللہ تعالیٰ نے ایک ذرہ میں جو قوت چھپا رکھی تھی انسان نے خدا تعالیٰ کی دی ہوئی عقل، فراست اور دانش (انسان جو سائنس کے تجربے کرتا ہے ان میں بھی اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہی روشنی پیدا ہوتی ہے) کے نتیجہ میں اس کا علم حاصل کیا لیکن جہاں اس نے اس کا ایک حد تک صحیح استعمال کیا یعنی اس نے اسے انسان کے فائدہ کے لئے استعمال کیا وہاں بڑی حد تک اس کا استعمال اس رنگ میں بھی کیا کہ وہ انسان کی ہلاکت کا مُوجب بن جائے۔

اب دیکھو یہ ایک قوت ہے اور ہمیں نظر آ رہا ہے کہ انسان نے اس کا ایک حد تک غلط استعمال کیا ہے اور اس غلط استعمال یا غلط استعمال کے امکان کے خلاف وہ لوگ بھی آئے دن مظاہرے کر رہے ہیں جو خدا تعالیٰ کے بھی منکر ہیں۔ ایٹمی قوت کے غلط استعمال کے خلاف یہ مظاہرے اس بات پر شاہد ہیں اور ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ انسانی فطرت ان چیزوں کو پسند نہیں کرتی۔ ابھی ان لوگوں کو خدا تعالیٰ کی ہستی کا علم نہیں ابھی انہوں نے اس کا عرفان حاصل نہیں کیا اس کے باوجود ان کے اندر سے یہی آواز نکل رہی ہے کہ ان قوتوں اور استعدادوں کو غلط طریق پر استعمال نہیں کرنا۔ انہیں اس کے صحیح استعمال کا پتہ بھی نہیں لیکن اس کے غلط استعمال کے خلاف احتجاج جاری ہے۔ اسی طرح اور ہزاروں مثالیں ہیں کہ جب انسان اپنے اندرونی اور بیرونی اعضاء کو یا اپنی ظاہری اور باطنی قوتوں اور استعدادوں کو اس رنگ میں استعمال کرتا ہے کہ وہ اپنے رب سے دُور ہو جاتا ہے تو انسانی فطرت اندر سے اس کے خلاف احتجاج کرتی ہے اور کہتی ہے کہ تم یہ کیا کر رہے ہو۔ اور یہ اس بات پر شاہد ہے کہ یہ تمام قویٰ اور قوتیں اور طاقتیں اور استعدادیں انسان کو اس لئے ملیں کہ وہ اس مقصد کو حاصل کرے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کی معرفت اسے حاصل ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ کی عبودیت کا دائمی مقام

اُسے حاصل ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان کے جلوے دیکھ کر اس کی محبت کا شعلہ اس طور پر انسان کے صحن سینہ میں بھڑکے کہ اس کا وجود بالکل فنا ہو جائے کیونکہ اس کے بغیر وہ دلی سکون اور اطمینان اور خوش حال زندگی کا احساس اپنے اندر نہیں پاتا۔

اس مقصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں بہت سے وسائل بتائے ہیں اور مختلف طریقوں سے اس نے ہمیں یہ سمجھایا ہے کہ تم یہ کرو اور وہ کرو تب تم اُس مقصد کو حاصل کر سکو گے جس مقصد کے لئے تمہیں پیدا کیا گیا ہے۔ جس مقصد کے لئے تمہیں خاص قسم کے اعضاء اور خاص قسم کی طاقتوں والے اعضاء دیئے گئے ہیں اور جس مقصد کے حصول کے لئے تمہیں اخلاقی اور رُوحانی قوتیں، طاقتیں اور استعدادیں عطا کی گئی ہیں۔

اس مقصد یعنی اللہ تعالیٰ کی معرفت کے حصول، اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول اور

مقامِ عبودیت پر قائم ہونے کا ایک وسیلہ

خدا تعالیٰ نے استقامت بتایا ہے یعنی ایک دفعہ اس کے ہو گئے تو پھر عمر بھر کے لئے اسی کے ہو گئے۔ پھر دُنیا کی کوئی طاقت، دُنیا کی کوئی مخالفت، دُنیا کی کوئی ایذا رسانی، دُنیا کا کوئی دکھ اور دُنیا کی کوئی کوشش بھی اس تعلق کو قطع کرنے میں کامیاب نہ ہو۔ استقامت کے یہی معنی ہیں اور اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے جو میں نے شروع میں پڑھی تھی یعنی خالی زبان سے یا نیم معرفت سے توحیدِ باری، ذاتِ باری اور صفاتِ باری کی معرفت حاصل نہیں کرنی بلکہ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ تم نے یہ معرفت ایسے اعمال کے ساتھ حاصل کرنی ہے، جو صحیح بھی ہوں اور درجہ بدرجہ اس کی طرف لے جانے والے بھی ہوں۔ انسان پختگی کے ساتھ اس پر کھڑا ہو جائے اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ تم اسے اپنی طاقت سے حاصل نہیں کر سکتے۔ اس لئے تم خدا تعالیٰ کی مغفرت چاہو تا اسے حاصل کر سکو۔

قرآنِ کریم نے اس مقصد کے حصول کے لئے کہ جس کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے بہت سے وسائل ہمیں بتائے ہیں۔ بالفاظ دیگر اس نے انسان کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہت سے وسائل بتائے ہیں کہ جن کے ذریعہ اسے اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس کا عرفان حاصل ہو۔ وہ علیٰ وجہ البصیرت یہ یقین کرے کہ اللہ واقعہ میں موجود ہے، دہریت کا ذرہ بھی اس کے اندر باقی نہ رہے اور وہ اس یقین پر قائم ہو کہ خدا واحد ہے اور شرک کا کوئی پہلو اس کی فطرت کے اندر باقی نہ رہے اور وہ یہ یقین کرے کہ اللہ وہ ذات ہے جو تمام صفاتِ حسنہ سے متصف ہے اور اللہ وہ ذات ہے جس کے اندر کسی کمزوری اور نقص اور ناپاکی کا تصور بھی نہیں ہو سکتا یعنی جس معنی میں اسلام اور قرآن کریم نے اللہ کو پیش کیا ہے اس اللہ کی معرفت اسے حاصل ہو جائے اور اس کی عظمت اور جلال کے نتیجہ میں انسان عبد بننے کی طرف مائل ہو، عبد بننے کی کوشش کرے اور پھر قرآن کریم کی بتائی ہوئی راہوں کو اختیار کر کے عبد بن جائے اور اس مجاہدہ کے نتیجہ میں جو اسلام نے بتایا ہے وہ خدا تعالیٰ کے حسن اور اس کے احسان کے جلووں کو اپنی زندگی میں پائے، اللہ تعالیٰ کی محبت اسے حاصل ہو اور وہ اس کا عاشق ہو جائے، اللہ تعالیٰ کی محبت اسے حاصل ہو اور وہ اس کا محبوب بن جائے۔ اس طرح اس کا مقصد اُسے حاصل ہو۔ اس مقصد کے حصول کی جو راہیں بتائی گئی ہیں۔

ان میں سے ایک استقامت ہے

یعنی جب رشتہ جوڑا تو پھر طوفان، آندھیاں، زلزلے، ساری دُنیا کی نفرت اور ساری دُنیا کی کوشش اس رشتہ کو توڑنے میں کامیاب نہ ہو۔ ایک دفعہ اس پیالے کے پیار میں گم ہوئے تو پھر اس محبت کے سمندر سے سر باہر نہیں نکالنا۔ یہ ہے استقامت۔ اور جب تک استقامت حاصل نہ ہو یعنی ہمیشہ کے لئے پختہ عہد نہ ہو اس وقت تک ہم اللہ تعالیٰ کے دائمی فضلوں کو حاصل نہیں کر سکتے اور اس آخری کامیابی اور فلاح کے وارث نہیں بن سکتے جس کا وعدہ اس نے اسلام کو دیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وسیلہ کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"چھٹا وسیلہ اصل مقصود کے پانے کے لئے استقامت کو بیان فرمایا گیا ہے یعنی اس راہ میں درماندہ اور عاجز نہ ہو اور تھک نہ جائے اور امتحانوں سے ڈر نہ جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْہِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ یعنی وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور باطل خداؤں سے الگ ہو گئے پھر استقامت اختیار کی یعنی طرح طرح کی آزمائشوں اور بلا کے وقت ثابت قدم رہے ان پر فرشتے اُترتے ہیں کہ تم مت ڈرو اور مت غمگین ہو اور خوش ہو اور خوشی میں بھر جاؤ کہ تم اس خوشی کے وارث ہو گئے جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے ہم اس دنیوی زندگی میں اور آخرت میں تمہارے دوست ہیں۔ اس جگہ ان کلمات سے یہ اشارہ فرمایا کہ استقامت سے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ یہ سچ بات ہے کہ استقامت فوق الکرامت ہے۔

استقامت یہ ہے

کہ چاروں طرف بلاؤں کو محیط دیکھیں اور خدا کی راہ میں جان اور عزت اور آبرو کو معرضِ خطر میں پاویں اور کوئی تسلی دینے والی بات موجود نہ ہو یہاں تک کہ خدا تعالیٰ بھی امتحان کے طور پر تسلی دینے والے کشف یا خواب یا الہام کو بند کر دے اور ہولناک خوفوں میں چھوڑ دے اس وقت نامردی نہ دکھلاویں اور بزدلوں کی طرح پیچھے نہ ہٹیں اور وفاداری کی صفت میں کوئی خلل پیدا نہ کریں صدق اور ثبات میں کوئی رخنہ نہ ڈالیں ذلت پر خوش ہو جائیں موت پر راضی ہو جائیں اور ثابت قدمی کے لئے کسی دوست کا انتظار نہ کریں کہ وہ سہارا دے نہ اس وقت خدا کی بشارتوں کے طالب ہوں کہ وقت نازک ہے اور باوجود سراسر بیکس اور کمزور ہونے کے اور کسی تسلی کے نہ پانے کے سیدھے کھڑے ہو جائیں اور ہر چہ بادا باد کہہ کر گردن کو آگے رکھ دیں اور قضا و قدر کے آگے دم نہ ماریں اور ہرگز بے قراری اور جزع فزع نہ دکھلاویں جب تک کہ آزمائش کا حق پورا ہو جائے۔ یہی استقامت ہے جس سے خدا ملتا ہے یہی وہ چیز ہے جس کی رسولوں اور نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کی خاک سے اب تک خوشبو آرہی ہے۔ اسی کی طرف اللہ جلّ شانہٗ اس دعا میں اشارہ فرماتا ہے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ یعنی اے ہمارے خدا ہمیں استقامت کی راہ دکھلا دے وہی راہ جس پر تیرا انعام اکرام مترتب ہوتا ہے اور تو راضی ہو جاتا ہے اور اسی کی طرف اس دوسری آیت میں اشارہ فرمایا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ اے خدا اس مصیبت میں ہمارے دل پر وہ سکینت نازل کر جس سے صبر آ جائے اور ایسا کر کہ ہماری موت اسلام پر ہو جاننا چاہیئے کہ دکھوں اور مصیبتوں کے وقت میں خدا تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کے دل پر ایک نور اُتارتا ہے جس سے وہ قوت پا کر نہایت اطمینان سے مصیبت کا مقابلہ کرتے ہیں اور حلاوتِ ایمانی سے ان زنجیروں کو بوسہ دیتے ہیں جو اس کی راہ میں ان کے پیروں میں پڑیں جب باخدا آدمی پر بلائیں نازل ہوتی ہیں اور موت کے آثار ظاہر ہو جاتے ہیں تو وہ اپنے رب کریم سے خواہ نخواہ کا جھگڑا شروع نہیں کرتا کہ مجھے ان بلاؤں سے بچا کیونکہ اس وقت عافیت کی دعا میں اصرار کرنا خدا تعالیٰ سے لڑائی اور موافقتِ تامہ کے مخالف ہے بلکہ سچا محب بلا کے اُترنے سے اور آگے قدم رکھتا ہے اور ایسے وقت میں جان کو ناچیز سمجھ کر اور جان کی محبت کو الوداع کہہ کر

اپنے مولیٰ کی مرضی کا بکلّی تابع

ہو جاتا ہے اور اسی کی رضا چاہتا ہے اسی کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَہُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ یعنی خدا کا پیارا بندہ اپنی جان خدا کی راہ میں دیتا ہے اور اس کے عوض میں خدا کی مرضی خرید لیتا ہے وہی لوگ ہیں جو خدا کی رحمتِ خاص کے مورد ہیں۔ غرض وہ استقامت ہے جس سے خدا ملتا ہے اس کی یہی رُوح ہے جو بیان کی گئی جس کو سمجھنا ہو سمجھے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۰۵-۱۰۷)

پس اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی رحمت اور اس کی خوشنودی اور اس کی محبت کو پانے کا ایک وسیلہ استقامت ہے۔ یعنی جو رشتہ اس سے جوڑا وہ کسی حالت میں قطع نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص اس طور پر استقامت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی وحی کی اتباع کرے گا اور شریعتِ اسلامیہ کی پابندی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے حق میں وہ فیصلہ کر دے گا جو اُس نے انہیں بشارت کے رنگ میں پہلے بتا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سورہ یونس میں فرماتا ہے:-

وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ - (آیت ۱۱۰)

اِس آیت میں بتایا گیا ہے کہ جو وحی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اور آپ کے طفیل انسان کی حقیقی بھلائی اور ابدی مسرت کے لئے قرآن کریم کی شکل میں نازل کی گئی ہے۔ جو شخص اس کی اتباع کرتا ہے اور صبر کا نمونہ دکھاتا اور استقامت کے مقام کو مضبوطی سے پکڑتا ہے اس کے حق میں اللہ تعالیٰ کے وہ وعدے اور بشارتیں پوری ہوتی ہیں جو اُمّتِ مسلمہ کو دی گئی ہیں جو ہر اس شخص کو دی گئی ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتا اور قرآن کریم کا جوا اپنی گردن پر رکھتا ہے۔

غرض اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے نزول کے لئے اتباع وحی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور

صبر اور استقامت نہایت ضروری ہے

جو شخص صبر میں کمزوری دکھاتا ہے، استقامت یعنی ثباتِ قدم میں کمزور ہوتا ہے یا نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر جو شریعت نازل ہوئی ہے اس کی اتباع صحیح طور پر اور صحیح رنگ میں نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ سے مدد نہیں چاہتا، استغفار نہیں کرتا اور خود کو کمزور پا کر اپنے رب کی قوت کا سہارا نہیں لیتا اور اپنی محبت میں اس قدر وفا کا نمونہ نہیں دکھاتا جو دُنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈالنے والا ہو اس کے حق میں اللہ تعالیٰ کا حکم جو وعدہ کے رنگ میں اسے دیا گیا ہے نازل نہیں ہوتا اور بشارتیں پوری نہیں ہوتیں۔ لیکن جو صبر کا نمونہ دکھاتا ہے اور کامل اتباع اور کامل اطاعت کا نمونہ دکھاتا ہے اور سچے طور پر مستقیم بن جاتا ہے اور کسی صورت میں بھی استقامت کو ہاتھ سے نہیں چھوڑتا اس کے حق میں اللہ تعالیٰ کے وعدے پورے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بشارتیں عملی رنگ میں اس کی زندگی میں پوری ہو جاتی ہیں اور اس دُنیا میں بھی اس کے لئے ایک جنّت پیدا کی جاتی ہے جس کا وہ احساس رکھتا ہے اور جس کی لذّت اور جس کی مسرّت سے وہ محظوظ ہوتا ہے۔

ہم سے بھی اللہ تعالیٰ نے ایک وعدہ کیا ہے

اور وہ وعدہ یہ ہے کہ اگر ہم قرآنِ کریم کی شریعت کی کامل اتباع کریں گے اور اخلاص کے ساتھ اسلام پر عمل پیرا ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ساری دُنیا میں اسلام کو غالب کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے۔ اگر ہم یہ خواہش رکھتے ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہمارے حق میں، ہماری زندگیوں میں اور ہماری نسل میں پورا ہو تو ہم پر یہ فرض ہے کہ ہم صبر کا وہ نمونہ دکھائیں جو ہم سے پہلوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں دکھایا اور ہم مستقیم بن جائیں، ہم استقامت پر کھڑے ہونے والے بن جائیں، ہم کسی صورت میں کسی مصیبت کے وقت، کسی دُکھ کے وقت، کسی ابتلاء کے وقت، کسی آزمائش کے وقت، کسی طوفان کے وقت اور ساری دُنیا کے حملوں کے اوقات میں اپنے خدا کے دامن کو نہ چھوڑیں۔ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ اس وقت تک جب خدا کا حکم نازل ہو جائے۔ اگر ہم اس مقام کو حاصل کر لیں تو ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ هُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ وہ سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ اس کا فیصلہ جب نازل ہو جائے گا۔ جب اسلام دنیا میں غالب ہو جائے گا۔ جب اللہ تعالیٰ کے وعدے ہماری زندگی میں پورے ہو جائیں گے تو ہمارے جسم کے ذرّہ ذرّہ سے یہ آواز نکلے گی کہ اللہ ہی خیر الحاکمین ہے۔ وہی خیر الحاکمین ہے اسکے مقابلہ میں کس کی حکومت اور کس کا فیصلہ چلتا ہے۔

خدا کرے کہ ہم حقیقی طور پر احمدی مسلمان بن جائیں

خدا کرے کہ ہم مستقیم الحال ہو جائیں۔ خدا کرے کہ ہمارے مزاج میں وہ اعتدال پیدا ہو جائے جو اسلام انسان کے اندر پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی سچّی معرفت پیدا ہو جائے ہمیں اس کے فضل سے اس کی عظمت اور اس کے جلال کے مشاہدہ کی توفیق ملے کہ جس مشاہدہ کے بعد انسان حقیقی رنگ میں، حقیقی طور پر اس کا عبد بن جاتا ہے اور عبد بن کر اس کے حُسن اور اس کے احسان کے جلوے دیکھتا اور پھر کامل طور پر اپنے نفس سے فانی ہو جاتا، اسی کی محبت میں غرق ہو جاتا اور اسی میں محو ہو جاتا ہے کیونکہ اس مقام کو حاصل کئے بغیر، اس استقامت کو دکھلائے بغیر اور مخالفت کے مقابلہ میں صبر کا مظاہرہ کئے بغیر وہ وعدے ہمارے حق میں پورے نہیں ہو سکتے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیئے ہیں۔ خدا کرے کہ اس کی توفیق سے ہم اپنی ذمہ داریوں کو صحیح رنگ میں نبھانے والے ہوں۔

راہِ عشق و وفا ہے کٹھن دوستو

راہِ عشق و وفا ہے کٹھن دوستو
ہر قدم پر ہیں رنج و محن دوستو

موت کی وادیوں کا بھیانک سماں
جس سے لرزے ہے سارا بدن دوستو

جنسِ ایمان و دیں لُٹ نہ جائے کہیں
بیٹھے ہیں گھات میں راہزن دوستو

کُفر کی یہ گھٹا ٹوپ تاریکیاں
چار جانب ہیں ہیں خیمہ زن دوستو

نفسِ سرکش کی گُستاخیاں الاماں
رقص پیہم میں ہے اہرمن دوستو

آہ تہذیبِ نَو کی یہ طُغیانیاں
ماہ دیں پر پڑا ہے گہن دوستو

انقلابِ جہاں کا عجب حال ہے
کُفر ہے دین پر خندہ زن دوستو

جذبۂ استقامت سلامت رہے
رکھ کے ہمّت رہو گامزن دوستو

خارزارِ مصائب کے یہ مرحلے
فضلِ حق سے بنیں گے چمن دوستو

صبر گو تلخ ہے پر ہے شیریں ثمر
خار اک دن بنے یاسمن دوستو

(سیّد ادریس احمد عاجزؔ عظیم آبادی وقفِ جدید۔ ربوہ)

حدیث الرسول

اللہ تعالےٰ کے نام کی عظمت

(۱)

عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا بِهٖ أَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كَذَّبَنِيْ عَبْدِيْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ، وَشَتَمَنِيْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ تَكْذِيْبُهٗ إِيَّايَ، أَنْ يَقُوْلَ لَنْ يُعِيْدَنَا كَمَا بَدَأَنَا وَأَمَّا شَتْمُهٗ إِيَّايَ يَقُوْلُ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا، وَأَنَا الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِّيْ كُفُوًا أَحَدٌ۔ (مسند احمد)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے میرا بندہ میری تکذیب کرتا ہے حالانکہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ وہ مجھے گالیاں دیتا ہے۔ حالانکہ اسے ایسا کرنے کا حق نہیں تھا۔ مجھے جھٹلانے سے مراد یہ ہے کہ وہ کہتا ہے اللہ تعالےٰ دوبارہ ہمیں اس طرح پیدا نہیں کرسکتا جس طرح اس نے ہمیں پہلے پیدا کیا ہے۔ اور مجھے گالی دینے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے کسی کو اپنا بیٹا بنایا ہے۔ حالانکہ میری ذات صمد یعنی بے نیاز ہے۔ میں نے کوئی بیٹا نہیں جنا۔ اور نہ ہی میرا کوئی ہمسر ہو سکتا ہے۔

(۲)

اللہ تعالےٰ کی خشیت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُدْنَى الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رَّبِّهٖ حَتّٰى يَضَعَ كَنَفَهٗ عَلَيْهِ فَيُقَرِّرُهٗ بِذُنُوْبِهٖ فَيَقُوْلُ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ فَيَقُوْلُ رَبِّ أَعْرِفُ قَالَ فَإِنِّيْ قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى صَحِيْفَةَ حَسَنَاتِهٖ۔

(بخاری کتاب المظالم)

ترجمہ۔ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ قیامت کے دن مومن اپنے رب کے بہت قریب لے جایا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ اس کے سایہ رحمت میں آجائے گا۔ پھر اللہ تعالےٰ اس سے اپنے گناہوں کا اقرار کروائے گا۔ اور کہے گا کہ کیا تو فلاں فلاں گناہ جانتا ہے جو تو نے کیئے اس پر بندہ کہے گا۔ ہاں میرے رب میں جانتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ دنیا میں میں نے اس گناہ کے متعلق تیری پردہ پوشی کی۔ اور اب قیامت کے دن تمہارے وہ گناہ بخشتا ہوں۔ غرض کہ اس کو نیکیوں کا اعمال نامہ دے دیا جائے گا۔

★ ——— ★

تاریخ اسلام

عہدِ خلافت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ہدایات

(۱)

اپنے عمّال کے نام

آپ نے تحریر فرمایا:۔

"اللہ تعالےٰ نے ائمہ کو حکم دیا ہے کہ وہ پوری نگرانی کرنے والے ہوں انہیں نگران مقرر کیا ہے۔ ٹیکس وصول کرنے والے مقرر نہیں فرمایا۔ اس امت کے اوّلین بزرگ بھی راعی اور نگران تھے۔ وہ ٹیکس حاصل کرنے والے پیدا نہیں کئے گئے تھے۔ آئندہ کچھ عرصہ کے بعد تمہارے امام ٹیکس وصول کرنے والے بن جائیں گے۔ امت کے نگران اور محافظ نہ ہوں گے۔ جب وہ ایسے ہو جائیں گے۔ تو حیا، امانت اور وفا جاتی رہیگی لوگو آگاہ رہو۔ کہ بہترین اور عالی ترین سیرت یہ ہے۔ کہ تم مسلمانوں کے معاملات میں ان امور پر نظر رکھو جو ان کے ذمہ ہیں۔ انہیں وہ حقوق دو جو ان کا حق ہیں۔ اور ان کی ذمہ داریوں کے بارہ میں ان سے باز پرس کرو۔

پھر دوسرے درجہ میں اہل ذمہ کے بارے میں تم یہ طریق اختیار کرو۔ کہ جو ان کا حق ہے وہ انہیں دو، اور جو ان کی ذمہ داری ہے وہ ان سے ادا کرواؤ۔ باقی رہے دشمن جن سے تمہیں واسطہ پڑے گا۔ احکامِ الٰہیہ اور معاہدات کی پوری وفاداری کرتے ہوئے ان پر فتح چاہو۔"

فوجوں کے سپہ سالاروں کے نام

"آپ لوگ مسلمانوں کے محافظ اور ان کی طرف سے دفاع کرنے والے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے آپ لوگوں کی ذمہ داریوں کو واضح طور پر مقرر فرمایا تھا۔ جو ہماری نظروں سے اوجھل نہیں بلکہ وہ باتیں جو ہمارے مدِنظر ہیں۔ آپ میں سے کسی کے بارے میں مجھے یہ اطلاع نہ ملے۔ کہ اس کے نیک اخلاق و اعمال میں کوئی تغیر یا تبدیلی واقع ہوگئی ہے۔ ورنہ اللہ تعالےٰ اپنے سلوک کو جو تم سے ہے تبدیل فرما دے گا۔ اور تمہاری بجائے دوسری قوم کو لے آئے گا۔ پس مدِنظر رکھو کہ تم کیا بننا چاہتے ہو۔ میں اپنی حد تک ان باتوں پر نظر رکھتا ہوں۔ جن پر نظر رکھنا اور جن کی نگرانی کرنا اللہ تعالےٰ نے میرے ذمہ لگایا ہے۔" (باقی)

(ابوالعطاء جالندھری)

ماہوار رپورٹیں ہر ماہ کی ۵ تاریخ تک بھجوائی جائیں

اطفال الاحمدیہ کی بہت سی ایسی مجالس ہیں جن کی طرف سے ماہوار رپورٹ باقاعدگی سے موصول نہیں ہورہی۔ قائدین مجالس اور ناظمین اطفال کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اطفال الاحمدیہ کی ماہوار رپورٹوں کی باقاعدگی کا اہتمام فرمائیں۔ اور ہر ماہ کی ۱۵ تاریخ تک ماہوار رپورٹ مرکز میں بھجوا دیا کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

کتب حضرت مسیح موعودؑ کی افادیت

حضور علیہ السّلام کی کتب کی افادیت کے سلسلہ میں کچھ لکھنے سے قبل آپ کے ہی الفاظ میں کچھ بیان کر دینا زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"جدید فسادوں کے دُور کرنے کے لئے جو
جدید در جدید پیرایوں میں ظاہر ہوتے جاتے
ہیں مدافعت بھی جدید طور کی ہی ضروری ہے"

(فتح اسلام صـــ۳۲)

"اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے اس کو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے بے دل نہیں ہونا چاہیئے کہ اب کیا کریں۔ یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے جیسا کہ وہ کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی ذلّت کے ساتھ پسپا ہوگا۔ اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں۔ کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آویں مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔ میں شکرِ نعمت کے طور پہ کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے جس علم کی رو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا بلکہ حال کے علوم مخالفہ کو جہالتیں ثابت کرے گا۔ اسلام کی سلطنت کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہے ہیں اس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔ یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو ایسا ضعیف کر دے کہ کالعدم کر دیوے"

(آئینہ کمالات اسلام صـــ۲۵۴)

حضور علیہ السّلام کی کتب کی افادیت حسب ذیل امور سے پتہ لگتی ہے:۔

۱۔ حضور علیہ السّلام کی کتب قرآن کریم کی بہترین تفسیر ہیں۔

۲۔ حضور کی کتب کے مطالعہ سے تزکیہ نفس کا موقع ملتا ہے اور ایک پاک تبدیلی ان کے پڑھنے سے انسان کے اندر پیدا ہوتی ہے۔

۳۔ مذاہب کی تعلیمات کے موازنہ کے لئے آپ کی کتب حکم وعدل کا کام دیتی ہیں۔

۴۔ اسلامی تعلیمات کا صحیح نقشہ حضور کی کتب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے

۵۔ غیر مذاہب کے لوگوں کو تبلیغ اور ان سے مذاکرہ و مباحثہ کے لئے آپ کی کتب ایک آسمانی حربہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔

۔ تاریخی حقائق کی نشاندہی کے بارے میں آپ کی کتب بہت اہم ہیں

۔ تمام علوم کے اسلوب سیکھنے کے لئے بھی آپ کی کتابیں از حد مفید مطلب ہیں

۸ زبان اردو وعربی وفارسی کے لحاظ سے آپ کی کتب ادبی و علمی لحاظ سے ایک معیار ہیں۔

۹۔ آپ کی کتب کے مطالعہ کے بعد انسان میں ایک جوش اور دلیری، جرأت ایمانی پیدا ہو جاتی ہے۔

۱۰۔ سب سے آخر یہ بات قابل ذکر ہے کہ آپ کی کتابیں بچے بچے کو مبلغ بنا دیتی ہیں یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے بچوں سے بھی غیر احمدی مولوی اور عیسائی پادری بحث کرنے سے کتراتے ہیں۔

حضور علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا تھا کہ آپ کے فرقہ کے لوگ (آپ کی کتب اور آپ کے پیدا کردہ علم کلام کے ذریعہ سے) علم اور معرفت میں وہ کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور دلائل و براہین کی رُو سے سب کا مونہہ بند کر دیں گے۔ پس حضور کی کتب کی افادیت کے ضمن میں سب سے اہم یہی امر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آپ کی کتب کے مطالعہ کی توفیق عطا کرے۔

(عبدالباری قیوم۔ ربوہ)

ہجری شمسی مہینوں کی وجۂ تسمیہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کارناموں میں سے ایک اہم اور نمایاں کارنامہ ہجری شمسی کی تقویم کی ایجاد ہے اور یہ تقویم عیسوی مہینوں کے ساتھ ساتھ چلتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک تاکیدی ارشاد کے ذریعہ اس تقویم کو روز مرہ کے استعمال میں لانے کے لئے اپنی جماعت کو متوجہ فرمایا ہے۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس تقویم کو رائج کرنے کی کوشش کرے۔

بعض احباب کو ان مہینوں کی وجہ تسمیہ کا علم نہیں ہے خصوصاً دیہاتی جماعتوں کو لہذا ہجری شمسی مہینوں کی وجہ تسمیہ ذیل میں پیش خدمت ہے:۔

۱۔ صُلح (جنوری) صُلح حدیبیہ کی یادگار کے طور پہ اس مہینہ کا نام رکھا گیا ہے۔

۲۔ تبلیغ (فروری) آنحضرت صلعم نے بادشاہوں کو تبلیغی خطوط بھیجے۔

۳۔ امان (مارچ) آنحضرت صلعم نے حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں کو امان دینے کا اعلان فرمایا ہے۔

۴۔ شہادت (اپریل) اس مہینہ میں دشمنان اسلام نے ۷۰ کے قریب اکابر صحابہ کو دھوکہ سے بُلا کر شہید کر دیا گیا۔

۵۔ ھجرت (مئی) حضرت نبی اکرم صلعم نے مدینہ منورہ میں ہجرت فرمائی

۶۔ احسان (جون) آنحضرت صلعم نے اسیرانِ قبیلہ حاتم طائی کو رہا کر دیا۔

۷۔ وفا (جولائی) غزوۂ ذات الرقاع میں صحابہ نے صدق و وفا کا نمونہ دکھایا

۸۔ ظہور (اگست) آنحضرت صلعم نے بیرون عرب میں اشاعت اسلام کی بنیاد رکھی

۹۔ تبوک (ستمبر) غزوہ تبوک کی یاد میں۔

۱۰۔ اخاء (اکتوبر) مہاجرین اور انصار کے درمیان اخوت قائم کرنے کی یاد میں

۱۱۔ نبوت (نومبر) آنحضرت صلعم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے منصبِ نبوّت عطا ہوا۔

۱۲۔ فتح (دسمبر) فتح مکّہ کے موقعہ پہ نبی کریم صلعم نے عفو عام کا اعلان فرمایا۔

(مکرم مولوی محمد اکبر افضل صاحب)

ملازمین حضرات توجہ فرمائیں

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ملازمین کو عبوری ترقیاں اور اسی طرح سالانہ ترقیاں بھی ملنے والی ہیں۔ ایسے موقع پہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حسب ذیل ارشاد بابرکت کو ضرور مستحضر رکھا جائے

۱۔ ہر سال جو سالانہ ترقی ملے اس میں سے پہلی سالانہ ترقی مساجد ممالک بیرون کی تعمیر کے لئے دیا کریں۔

۲۔ اسیطرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو وہ پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دیں۔

۳۔ عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی ایک ماہ کی تنخواہ کا $\frac{1}{20}$ دیں۔

امید ہے ملازمین حضرات مذکورہ بالا بابرکت ارشاد کے مطابق تعمیل کر کے اللہ تعالیٰ کے خاص انعامات کے مستحق ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

معاصرین سے

ایک انگریزی رسالہ کے اندر۔ پنجاب میں فرقہ احمدیہ کی آبادی (جس میں ۱۰ سال سے اوپر کی) ۱۹۰۱ء میں ۱۱۱۳ تھی۔ ۱۹۲۱ء میں یہ بڑھکر ۲۸۲۱۶ تک پہنچی۔ اور ۱۹۳۱ء میں ۵۵۰۹۰ تک اس کے بعد کے اعداد نہ مل سکے۔"

یہ خاتمہ کا پیراگراف ہے۔ انگریزی علمی سہ ماہی اسلامک کلچر (حیدر آباد) میں ایک مضمون زیر عنوان "تحریک احمدیت پنجاب میں" کا۔ مضمون ایک سکھ فاضل ڈاکٹر بخناور سنگھ سیٹھی ایم اے پی ایچ ڈی کے قلم سے ہے۔ اور رسالہ کے جنوری ۱۹۶۹ء نمبر میں نکلا ہے ___ مدت دراز کے بعد "احمدیت" سے متعلق ایسا مضمون دیکھنے میں آیا۔ جس میں محض علمی انداز سے گفتگو کی گئی ہے۔ بغیر مناظرانہ خشونت و تلخی کو درمیان لائے۔ اہل علم کے مذاق کا مقتضا یہی ہے۔ کہ موضوع کوئی سا بھی ہو۔ قلم اپنی متانت و سنجیدگی کو نہ چھوڑے اور انداز سر سے تمام تر علمی و تحقیقی ہی رکھے۔ (صدق جدید ۴ر اپریل)

بیوقوف مسلمان آکاش وانی سے فلمی گانوں کی فرمائش کرتے ہیں۔ جن میں عورتوں اور نوجوان لڑکیوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے تہواروں یا کسی خوشی کے موقع پر بخوب ڈھول باجے کرتے ہیں۔ رات دن ریڈیو ٹرانسسٹر بجاتے ہیں۔ جو نماز کے وقت اکثر مسجدوں میں سنے جا سکتے ہیں۔ لیکن جب کوئی غیر مسلم مسجد کے سامنے باجہ بجاتا ہے تو یہی بھائی اپنے آپ کو قتل کرتے سامان لٹواتے اور جائیداد کو آگ لگواتے ہیں۔ اگر سپریم کورٹ نے مسجد کے آگے باجے کی اجازت دیدی تو کیا بُرا کیا؟ ضرورت اس بات کی ہے کہ پہلے ہم اپنی عبادت گاہوں کی عزت کرنا سیکھیں تب دوسرے لوگ خود بخود احترام کرنے لگیں گے۔ (صدق جدید ۱۸ر اپریل ۱۹۶۹ء)

صدر محترم کے ملفوظات یا تلفظات

رات کا ایک واقعہ قابل ذکر ہے۔ اعلان ہوا کہ "یوم جمہوریہ" کے موقع پر صدر مملکت کا پیغام قوم کے نام نشر ہوگا۔ میری بیٹی اور داماد بھی اس کو سننے کے لئے بیٹھ گئے۔ تقریر ان الفاظ کے ساتھ شروع ہوئی۔

"گنتر منتر دیوس کے اوسر پر"....

"گنتر منتر دیوس" کا لفظ سنتے ہی یہ دونوں سر جھکائے اٹھ کر میرے سامنے سے چلے گئے۔ ہماری گھریلو زندگی اب تک ایسے الفاظ سے مانوس نہیں ہوئی ہے۔ باپ بیٹی کے سامنے یا بیٹا ماں باپ کے سامنے ایسے الفاظ نہیں بولتے جو عربی فارسی کے نہیں بلکہ ہندی ہی زبان کے نامہذب الفاظ سے بالکل ملتے جلتے ہیں۔ کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ کم از کم ایسے چند الفاظ مثلاً گنڈرو درج۔ گنتر منتر۔ اپنتاوَن سمپادک وغیرہ کے لئے ہندی کے کوئی اور مانوس الفاظ استعمال کئے جائیں یا تلفظات ہی میں کوئی ہلکی سی تبدیلی کر دی جائے۔"

مجھے اس وقت چوہدری سر محمد ظفر اللہ یاد آگئے۔ اقوام عالم کی انجمن میں جب یہ کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے تو اپنی افتتاحی تقریر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر شروع کی۔

ان محترم کے نزدیک اگر صدر مملکت موصوف بھی اپنی تقریر "گنتر منتر" کی بجائے بسم اللہ کہہ کر شروع کرتے تو کیا ہندوستان کے لوگوں کو ان پر تکبیر کرنے کے لئے کوئی وجہ جواز ہو سکتی تھی؟ (صدق جدید ۱۴ر فروری ۱۹۶۶ء)

ایک جائزہ

پچھلے دنوں جب مشرقی روس کی ریاستوں میں دریائے والگا سے لے کر بحیرہ اسود تک کی ریاستوں کے بارے میں یہ جائزہ موصول ہوا کہ وہاں کی تیرہ ریاستوں میں سے گیارہ میں اسلام ایک قوت کی حیثیت سے ابھر رہا ہے تو ہمیں اس پر تعجب نہیں ہوا۔ البتہ ان لوگوں کو ضرور کچھ حیرت ہوئی جو مذہب کو بھی سیاسی نظریوں کی طرح کوئی چیز سمجھتے ہیں جسے اگر ریاست اور اقتدار کی سرپرستی حاصل نہ ہو تو ان کی شاخیں مرجھا جاتی ہیں۔

اب ایک تازہ جائزہ اسی سلسلے میں پولینڈ اور یوگوسلاویہ کا بھی موصول ہوا ہے۔ یوگوسلاویہ کے باشندوں سے دریافت کیا گیا کہ وہ خدا پر یقین رکھتے ہیں یا نہیں۔ ان میں سے ۳۹ فی صدی نے بالاعلان اور پوری جرأت سے کہا کہ وہ خدا پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ دس فی صدی نے کہا کہ وہ اپنا عقیدہ ظاہر نہیں کرنا چاہتے۔ البتہ ۵۱ فی صدی نے پولنگ کے خانے میں مذہب سے انکار لکھوا دیا۔

ان اعداد و شمار کو دیہاتوں اور شہروں میں تقسیم کیا گیا تو پتہ چلا کہ شہروں میں خدا پرستوں کی تعداد ۲۹ فی صد مگر دیہاتوں میں یہ تعداد ۵۰ فیصدی ہے۔ دیہاتی عورتوں میں یہ تناسب بڑھ کر ۸۰ فی صدی تک جا پہنچا ہے۔ قابل ذکر بات یہ بھی ہے کہ ان خدا پرست باشندوں میں بوڑھے اور ادھیڑ عمر کے لوگ ہی شامل نہیں ہیں بلکہ ۲۵ سال سے کم عمر کے لوگ بھی ہیں یہ جنہوں نے کمیونسٹ حکومت ہی کے دور میں آنکھیں کھولی ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ نوجوانوں میں خدا پرستی کا دعوےٰ کرنے والوں کی تعداد ۲۷ فی صد ہے۔

پولینڈ کا حال اس سے بھی اچھا ہے۔ کیونکہ وہاں تقریباً ۸۰ فی صدی باشندوں نے اپنی خدا پرستی کا اعلان کیا ہے (دعوت دہلی)

بھوک ہڑتال

ہر مسلمان جانتا ہے اور اگر نہیں جانتا تو اُسے اب جان لینا چاہیئے کہ بھوک ہڑتال خودکشی ہی کی ایک قسم ہے۔ جو شخص کسی مقصد کے حاصل کرنے کے لئے خواہ وہ جائز ہی ہو، دیدہ دانستہ خودکشی کا ارتکاب کرتا ہے اور اپنی جان کو خود اپنے ہاتھ سے ضائع کرتا ہے۔ حالانکہ یہ جان خدا نے اسے ایک مقدس امانت کے طور پر دے رکھی ہے۔ وہ در اصل ایک جان کا قاتل بنتا ہے۔ کیونکہ اگر غور کیا جائے تو اس میں اور کسی ایک قاتل میں چنداں فرق نہیں۔ ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خودکشی کے اتنے خلاف تھے کہ آپ خودکشی کرنے والے مسلمان کا جنازہ نہیں پڑھتے تھے بلکہ حضورؐ کی تعلیم کے ماتحت صحابہ کرامؓ بھی اس معاملہ میں اتنے محتاط تھے کہ ایک دفعہ ایک لڑائی میں ایک صحابی کی تلوار ہنگامہ کے وقت الٹ کر خود اُسے آلگی اور وہ اس زخم سے وفات پاگیا۔ اس پر بعض صحابہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ! کیا ہم اس کا جنازہ پڑھیں؟ آپ نے حالات سن کر فیصلہ فرمایا کہ چونکہ اس کی نیت اپنے آپ کو مارنے کی نہیں تھی اور اس کی تلوار محض اتفاقی طور پر اسے لگ گئی تھی۔ اسلئے تم بے شک اس کا جنازہ پڑھو۔ کیونکہ وہ خودکشی کرنے والا نہیں تھا۔ بہرحال خودکشی کرنے والا انسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح اور واضح تعلیم کے خلاف قدم اٹھاتا ہے اور اسلام نے اس کا جنازہ تک جائز قرار نہیں دیا۔

در اصل بھوک ہڑتال کرنے والا انسان دو باتوں سے خالی نہیں ہوتا۔ یا تو اسکی واقعی اور سچ مچ یہ نیت ہوتی ہے کہ اگر اس کا مطالبہ نہ مانا گیا تو وہ اپنی جان کو خود اپنے ہاتھ سے ہلاک کر دے گا۔ اس صورت میں اس کا یہ فعل خودکشی میں داخل ہوگا اور وہ ایک انسان کا قاتل سمجھا جائے گا اور اگر اس کی بھوک ہڑتال مرنے کی نیت سے نہیں بلکہ صرف رعب ڈالنے کی غرض سے اور دکھاوے کے لئے ہے۔ تو پھر وہ دھوکہ باز ہے اور اس صورت میں بھی وہ سچا مسلمان نہیں سمجھا جا سکتا۔ پس کوئی سی صورت بھی سمجھی جائے خواہ مرنے کی نیت ہو یا محض دھوکے اور دکھاوے کی نیت ہو ایسے شخص کا فعل صریحاً اسلامی تعلیم کے خلاف ہے اور پاکستان کے مسلمانوں کو ایسے غیر اسلامی فعل سے قطعی طور پر اجتناب کرنا چاہیئے۔ جو ملک کے بعض سر پھرے نوجوانوں نے اسلام کا رستہ چھوڑ کر گاندھی جی کی اتباع میں اختیار کر رکھا ہے۔ پھر خودکشی خدا کی رحمت سے مایوسی بھی ہے اور مایوسی اسلام میں حرام ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے :-

اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ

(روزنامہ زمانہ فروری۔ مارچ ۱۹۶۹ء)

تریاق الٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۱۵/ روپے نورِ نظر اولادِ نرینہ کیلئے کورس ۲۵/ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۶

فضل عمر فاؤنڈیشن کے انعامی مقابلہ ۱۳۴۶ھش مطابق ۱۹۶۷ء کا فیصلہ

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے محبوب مقاصد میں سے ایک بابرکت مقصد تھا کہ سلسلہ کے اہل قلم اصحاب دینی مسائل پر علمی اور تحقیقی تصانیف مرتب کریں۔ اور فضل عمر فاؤنڈیشن نے احباب جماعت کے مشورہ کے مطابق اس بابرکت کام کے لئے اہل علم و قلم اصحاب کو تحریص و ترغیب دلانے کے امر کو اپنے مقاصد میں شامل کر لیا تھا اور فیصلہ کیا تھا کہ ہر سال اعلامیہ شائع کر کے پانچ انعامات کے لئے انعامی مقابلہ منعقد کیا جایا کرے اور جماعت کے اہل علم و قلم اصحاب کو دعوت دی جایا کرے کہ وہ دینی تحقیقی تصانیف مرتب کر کے انعامی مقابلہ کے لئے بھجوائیں۔

اس قسم کا پہلا انعامی مقابلہ ۱۳۴۶ھ ہجری شمسی مطابق ۱۹۶۷ء میں مقرر ہوا۔ اس مقابلہ میں شرکت کے لئے کل ۲۳ مسودات موصول ہوئے۔ بورڈ آف ڈائریکٹرز کے مقرر کردہ طریق کار کے مطابق ان مسودات کا جائزہ لیا گیا۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اولین جائزہ یہ لیا گیا۔ کہ آیا یہ مسودات انعامی مقابلہ میں رکھنے کے قابل ہیں۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل امور مدنظر رکھے گئے۔

۱۔ مقالہ کتب سابقہ کی نقل نہ ہو۔ بلکہ تحقیق اور اجتہاد سے کام لے کر مرتب کیا گیا ہو۔

۲۔ زبان اچھی ہو ۳۔ مضمون نویسی کے لحاظ سے معیاری ہو۔

۴۔ کوئی فاش غلطی اس میں نہ ہو۔

اس ابتدائی جائزہ کے لئے ہر مقالہ کے لئے ایک ایک منصف مقرر کیا گیا۔ منصفین کی طرف سے موصولہ رپورٹوں کو مدنظر رکھتے ہوئے، ۲۳ مقالوں میں سے ۱۶ مقالے اس قابل قرار دئے گئے کہ انہیں انعامی مقابلہ میں رکھا جائے۔

ان سولہ مقالوں پر اولاً سابق منصفین سے تفصیلی جائزہ لگوایا گیا اور مختلف پہلوؤں سے استحقاقی نمبروں پر مشتمل نتیجہ حاصل کیا گیا۔ ان ابتدائی سولہ منصفین کے علاوہ ہر مقالہ کے لئے دو دو مزید منصفین مقرر کئے گئے اور ان سے بھی علیحدہ علیحدہ رپورٹ اور نتیجہ حاصل کیا گیا۔

مقالوں کے تفصیلی جائزہ میں مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھا گیا

۱۔ کیا مضمون کا طرز نگارش اور زبان معیاری ہے

۲۔ کیا مضمون تحقیقی ہے

۳۔ کیا مضمون زمانہ کے رجحانات اور ضروریات کے مطابق ہے اور اس زمانہ کے لئے دلچسپی کا حامل ہے۔

۴۔ مضمون کو معیاری بنانے کے لئے اگر کوئی حصہ حذف کر دینے کے قابل ہو یا کوئی پہلو قابل اضافہ ہو تو اس کی نشاندہی

۵۔ آیا مضمون کمیت اور کیفیت کے لحاظ سے موزون اور مناسب ہے۔

۶۔ کیا مضمون کوئی نئی تحقیق پیش کرتا ہے یا پرانی تحقیق کو ایسے انداز میں پیش کرتا ہے کہ اس میں از سر نو دلچسپی پیدا ہو گئی ہو؟

ان سب امور کو مدنظر رکھ کر منصفین نے اپنی آراء بھجوائیں

انعام کے مستحق مقالہ جات کی تعیین کے لئے سفارش کی غرض سے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے ماہرین کی ایک کمیٹی محترم قاضی محمد اسلم صاحب کی صدارت میں مقرر کی اس کمیٹی نے اپنے اجلاس میں ہر مقالہ کے متعلق پہلے یہ طے کیا کہ وہ مقررہ انعامی شقوں میں سے کس شق کے ماتحت آتا ہے۔ اس جائزہ میں یہ پایا گیا کہ یہ ۱۶ مقالے مقررہ پانچ انعامی شقوں میں سے صرف چار شقوں کے تحت آتے ہیں۔ باقی ایک شق کے ماتحت کوئی مقالہ نہیں آیا۔ کمیٹی نے مجموعی نتائج کو مدنظر رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل چار ۔۔۔ت کو انعام کے مستحق قرار دینے کی سفارش کی۔

۱۔ شیخ عبد القادر صاحب محقق لاہور کا مقالہ معنون بہ "اسماء الانبیاء فی القرآن"

۲۔ (قاضی) حبیب (اللہ) جنرل سیکرٹری صاحب ۔۔۔ کا مقالہ بعنوان "مسلم سلاطین ہند کے متعلق جبری اشاعت اسلام کی روایات کا تنقیدی مطالعہ"

۳۔ محترم پروفیسر حبیب اللہ خاں صاحب تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا مقالہ بعنوان "سمندر اور اس کے عجائبات"

۴۔ قریشی محمد اسد اللہ صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کا مقالہ بعنوان "عیسائیوں اور مسلمانوں کی کشمکش کی تاریخ"۔

فضل عمر فاؤنڈیشن کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے کمیٹی کی مذکورہ بالا سفارش کو منظور فرمالیا ہے۔ مذکورہ بالا ہر چہار مقالہ جات کے مرتبین کو انشاء اللہ ایک ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ تقسیم انعامات کی غرض سے جلد ایک خاص تقریب منعقد کی جائے گی۔ جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان اصحاب کو انعامات سے اپنے دست مبارک سے سرفراز فرما دیں گے۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

اعلانات دارالقضاء

مکرم سید لعل شاہ صاحب مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء نے درخواست دی ہے کہ مکرم سید لعل شاہ صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کی امانت ذاتی امانت تحریک جدید میں جمع ہے ہم ورثاء سید لعل شاہ صاحب (جن میں ایک بیوہ۔ دو لڑکے ایک لڑکی) درخواست کرتے ہیں کہ امانت ذاتی کی رقم جتنی بھی ہو یہ ساری کی ساری سید سعید احمد صاحب پسر سید لعل شاہ صاحب مرحوم کو دے دی جائے۔ اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے (۱) محترمہ امتہ الرشید بیگم صاحبہ بیوہ سید لعل شاہ صاحب مرحوم (۲) سید حمید احمد صاحب پسر (۳) سیدہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ دختر مرحوم

نوٹ:۔ مکرم افسر صاحب امانت تحریک نے ۳۶/۹۷۹ روپے کی رقم بتائی ہے۔

اگر کسی وارث کو اس پر اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ ماہ شہادت / اپریل کا چندہ بیس تاریخ تک ارسال کریں

ماہ اپریل تقریباً نصف گذر چکا ہے۔ لیکن ابھی تک متعدد مجالس کی طرف سے اس ماہ کا چندہ وصول نہیں ہوا۔ قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ فوری طور پر اس ماہ کا چندہ ارسال کریں رقوم بنام مہتمم مال آنی چاہئیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا:۔ مکرمی چوہدری محمد حسین صاحب نائب مسجد احمدیہ اداٹیاں محلہ اداحی یعقوب سیالکوٹ ایک ہفتہ سے بعارضہ نزلہ بیمار چلے آ رہے ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ ان کی اہلیہ صاحبہ پہلے ہی عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ انہیں اعصابی تکلیف ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں عند اللہ ماجور ہوں کہ اللہ تعالیٰ مکرمی چوہدری صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ کو کامل شفا عطا فرماویں۔

(خاکسار: عبد الکریم خان شاہد کاٹھ گڑھی چونڈہ ضلع سیالکوٹ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی

سو فی صدی ادائیگی

جماعت احمدیہ بہاولنگر کے مندرجہ ذیل احباب نے اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کر دیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو ان کے اس اخلاص کا بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین۔

۱۔ مکرم رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ ۱۰۰۰-۰۰ روپے
۲۔ ” شیخ اقبال الدین صاحب ۳۰۰-۰۰ ”
۳۔ ” شیخ محمد احمد صاحب ولد شیخ اقبال الدین صاحب ۱۰۰-۰۰ ”
۴۔ ” شیخ محمد سلیم ولد شیخ ” ” ۱۰۰-۰۰ ”
۵۔ ” مرزا مغل محمد صاحب ۱۵۰-۰۰ ”
۶۔ ” شیخ فیروز الدین صاحب ۵۰-۰۰ ”
۷۔ ” شیخ منیر الدین صاحب ۵۰-۰۰ ”
۸۔ ” شیخ مسعود احمد صاحب ۱۰۰-۰۰ ”
۹۔ ” شیخ غلام احمد صاحب ۵۰-۰۰ ”
۱۰۔ ” شیخ ناصر احمد صاحب ۵۰-۰۰ ”
۱۱۔ ” چوہدری محمد حنیف صاحب ۲۰-۰۰ ”
۱۲۔ ” چوہدری جمال احمد صاحب ۱۰۰-۰۰ ”
۱۳۔ ” چوہدری خالد لطیف صاحب ۵۰-۰۰ ”
۱۴۔ ” سید انور احمد صاحب سٹریٹی ۱۰۰-۰۰ ”

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

مالی قربانی کا فائدہ قربانی کرنیوالے کو ہوتا ہے

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ شہادت ۱۳۴۸ہش / اپریل ۱۹۶۹ء کو ختم ہو رہا ہے۔ تمام عہدیداران سے التماس ہے کہ وہ اپنی طرف سے پوری کوشش فرمادیں کہ ہر جماعت کا چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ وقت کے اندر پورا ہو جائے۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانی کرنے والے کے لئے ہمیشہ اور برکت ہی برکت ہے۔ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ (بقرہ ع ۳۷)

ترجمہ:۔ جو مال بھی تم خرچ کرو وہ تمہیں بغیر کسی کمی کے پورا پورا ادا کر دیا جائے گا۔ پس وقت پر اپنے بجٹ اور بقائے ادا کر کے ان خوش قسمت مخلصین اور سابقین میں اپنے آپ کو شامل کریں۔ جو انفاق فی سبیل اللہ کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاص دعاؤں کے مورد بنتے ہیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے والد امیر الدین صاحب احمدی محلہ تجارت نگر لاہور آٹھ دس یوم سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
(منیر دہلیہ مشتاق احمد عزت خان گلی نزد منڈی وزیر آباد)

۲۔ خاکسار عرصہ تقریباً تین سال سے ایک مقدمہ میں مبتلا ہے باعزت بریت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(محمد ظہیر الدین احمد از شیخوپورہ)

۳۔ عزیزم مبارک احمد عرصہ قریباً ایک ماہ سے بعارضہ بخار کھانسی بیمار ہے۔ پیدائشی طور پر قوت گویائی سے محروم ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرماویں۔
(حکیم صوفی دین محمد۔ احمدیہ دارالشفاء گوجرانوالہ)

۴۔ میری والدہ صاحبہ (اہلیہ جناب غلام دستگیر صاحب) عرصہ دراز سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ آجکل طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ اور کمزوری بھی بہت ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ میری والدہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔
(خاکسار مبارک احمد جاوید میانوالی)

۵۔ میرے چچا مکرم غلام احمد صاحب بدوملہی کو خدا تعالیٰ نے تقریباً تیس برس بعد فرزند عطا فرمایا ہے جو دو چار دن سے سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ فرزند کو دین کا خادم بنائے اور والدین کا فرمانبردار بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔
(سلطان احمد آف ربوہ)

لائل پور میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ پردہ کلاتھ سوٹ۔ بہترین فرشی دریاں۔ کھیس تولیے جائے نماز غلوک وغیرہ مل سکتے ہیں۔
★ وسیم ہلپسٹری ہاؤس ★ چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائلپور

بواسیر کیلئے بہترین دوا **پائلز کیور**
لاہور۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ جھنگ۔ لائلپور۔ سرگودھا وغیرہ کے اچھے دوا فروشوں سے دستیاب ہے۔ ہر سٹاکسٹ سے نمونہ کی ایک خوراک اور پمفلٹ بالکل مفت حاصل کریں۔
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ۔ مال لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس
پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی
آرام دہ بسوں میں
سفر کیجئے
(منیجر)

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

نام ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
روانگی از سرگودھا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۲۰	۱۰-۳۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ بعد دوپہر	۱-۰۰	۱-۴۵	۲-۳۰	۳-۱۵	۴-۳۰	۵-۳۰
روانگی از لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	-۵۰	۴-۵۵	۵-۴۰	۶-۲۰	۷-۳۰	۸-۱۰	۹-۱۰	۱۰-۳۰	۱۱-۱۰	۱۲-۴۰ بعد دوپہر	۱-۳۰	۲-۳۰	۳-۱۰	۴-۲۰	۵-۵۰	۷-۲۰
روانگی از سرگودھا تا گوجرانوالہ	۴-۴۵	۹-۱۵															
روانگی از گوجرانوالہ تا سرگودھا	۹-۳۰	۲-۳۰															

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔ آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار و خوش اخلاق اسٹاف کی خدمات حاصل ہیں

(محمد علی ظفر برائے منیجر)

حب اٹھرا مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا
فی تولہ ۲ روپے مکمل کورس گیارہ تولے ۲۰ روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

امانت تحریک جدید

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کا ارشاد

حضور فرماتے ہیں:-

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مد نظر اپنا روپیہ تحریک جدید کے امانت فنڈ میں رکھوائیں میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں"

احباب کرام حضور کے ارشاد کے مطابق امانت فنڈ تحریک جدید میں رقم جمع فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

ضرورت

پرو موٹرز کارپوریشن لمیٹڈ کو مندرجہ ذیل کارکنان کی ضرورت ہے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں جلد از جلد بنام چیئرمین پرو موٹرز کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ کے نام ارسال کی جائیں۔

۱۔ ایک تجربہ کار اکاؤنٹنٹ کی جو کمرشل اکاؤنٹس سے اچھی طرح واقف ہو، قیام کراچی میں ہوگا۔ لیکن تبدیلی کنڑی ہو سکے گی۔

۲۔ دو اسامیاں کنڑی فیکٹری میں بطور میں محافظ کام کرنے کے لئے خالی ہیں

۳۔ ہیڈ آفس کے لئے ایک اکاؤنٹنٹ جو کمرشل اکاؤنٹس پر عبور رکھتا ہو، تجارتی خط و کتابت کر سکتا ہو۔ اور ٹائپ جانتا ہو بوقت ضرورت کنڑی اور کراچی بھجوایا جا سکتا ہے

ان اسامیوں کی تنخواہیں حسب قابلیت و تجربہ دی جائے گی جس کا فیصلہ بوقت تقرری کیا جا سکتا ہے

(چیئرمین پرو موٹرز کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ)

کھول کے دیکھو دوستو اک مرغی خانہ

خلیل پولٹری فارم ربوہ سے سال میں ۲۵۰ سے بھی زائد انڈے دینے والی نسل کے ایک روزہ چوزے تین ہفتہ کی پٹھیاں، (۹۰ فی صد) حاصل کرنے کے لئے آرڈر بک کریں۔ ڈیڑھ سال مرغیاں اور بٹھانے والے انڈے ہر وقت مل سکتے ہیں۔

۱۔ ریٹ ایک روزہ چوزے	۱۵۰-۰۰	روپے	سینکڑہ
۲۔ ایک ہزار سے زائد آرڈر پر	۱۲۵-۰۰	روپے	سینکڑہ
۳۔ تین ہفتہ کی پٹھیاں (۹۰٪)	۴۵۰-۰۰	روپے	سینکڑہ
۴۔ ڈیڑھ سالہ مرغی	۱۲-۰۰	روپے	فی مرغی
۵۔ بٹھانے والے انڈے	۶-۰۰	روپے	درجن

مینجر خلیل پولٹری فارم ربوہ

(الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے)

نور آملہ ہیئر ٹانک

خالص آملہ اور نباتاتی مرکب دماغ کو تقویت اور فرحت بخشتا ہے خشکی اور سکری کو دور کرتا ہے بالوں کو لمبا اور ملائم کرتا ہے، بالوں کی سیاہی اور چمک قائم رکھتا ہے قیمت ۲/۲۵ پلاسٹک بوتل ۶/-

فریگرنٹ اینٹی پمپل کریم

چہرہ کے کیل اور پھنسیوں کے لئے

سو فیصد مفید کریم

قیمت ۳ روپے علاوہ ڈاک خرچ

المبارک دواخانہ ربوہ

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

خریدتے وقت

خورشید یونانی دواخانہ ربوہ (رجسٹرڈ)

ملاحظہ فرما لیا کریں

ملتے جلتے ناموں سے

دھوکہ نہ کھائیں

مینجر خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔ سالانہ چندہ صرف دو روپے

(مینیجر)

تبلیغی و علمی مجلہ

ماہنامہ الفرقان ربوہ

جس میں

قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دیئے جاتے ہیں۔ غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے۔ جس کے ایڈیٹر مولانا ابو العطاء صاحب ہیں۔

سالانہ چندہ صرف ۶ روپے۔ (مینیجر)

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار۔ کیل، پڑتل، چیل کافی تعداد میں موجود ہے۔ ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں،

گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور، فون نمبر ۶۲۶۱۸

ملتان کے لوگوں کیلئے

خاکسار نے اپنی ایک قریبی مریضہ کو جنہیں عرصہ قریباً پندرہ سال سے نہایت تکلیف دہ

خونی بواسیر

تھی۔ "پائلز کیور" استعمال کرائی۔ جس سے بفضلہ تعالیٰ غیر معمولی فائدہ ہوا۔ اس دوا کی حیرت انگیز تاثیر دیکھ کر میں نے خدمت خلق کے لئے اس کا سٹاک اپنے پاس رکھ لیا ہے ملتان اور گرد و نواح کے احباب کمپنی کی مقررہ قیمت پر یہ دوائی حاصل کر سکتے ہیں۔ قیمت فی کورس ۱۰/- روپے

نمونہ کی خوراک مفت

چوہدری عزیز احمد، اسلم بلڈنگ، چوک نواں شہر ملتان

دوائی فضل الٰہی اولادِ نرینہ کیلئے دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں، مکمل کورس سولہ روپے ۱۶

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۱۰؍ شہادت تا ۱۶؍ شہادت ۱۳۴۸

۱۔ گزشتہ ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۲۔ حضور ایدہ اللہ نے ۱۱؍ شہادت کو مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے سورۃ الذٰریٰت کی آیت وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔ کی تفسیر کرکے اس امر پر روشنی ڈالی کہ انسان کی پیدائش کا مقصد عبادت مقرر کیا گیا ہے عبادت کس قسم کی ہونی چاہئے۔ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے سورۃ البینۃ کی آیت وَمَا اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ میں دیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ میں نے تمہیں عبادت کے لئے تو پیدا کیا ہے لیکن یاد رکھو عبادت کا حق ادا نہیں ہوگا جب تک مخلصین لہ الدین ہو کر عبادت نہیں کرو گے۔ یعنی عبادت کا تمام تر اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہونا ضروری ہے۔ حضور نے واضح فرمایا الدین کے لغوی معنوں کی رو سے عبادت کا اللہ کے لئے خالص ہونا بہت وسیع معانی و مطالب پر حاوی ہے جب تک انسان گیارہ تقاضے پورے نہ کرے اس وقت تک وہ مخلصین لہ الدین کا مصداق نہیں بن سکتا۔ حضور نے خطبہ میں گیارہ تقاضوں میں سے تین تقاضوں پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ صرف عبادت کو ہی نہیں بلکہ ہر قسم کی اطاعت اور فرمانبرداری کو اللہ کے لئے خالص کرنا ضروری ہے اور پھر عبادت اور اطاعت بھی اس رنگ کی ہونی چاہئے کہ انسان اللہ کے رنگ میں رنگین ہو جائے۔

حضور نے بتایا بقیہ آٹھ تقاضوں پر حضور آئندہ خطبہ میں روشنی ڈالیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے محترم صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب کو بتاریخ ۹؍ شہادت ۱۳۴۸ھش مطابق ۹؍ اپریل ۱۹۶۹ء بروز چہار شنبہ ۸ بجے شب پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ یہ آپ کا پہلا بچہ ہے۔ نومولودہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی پوتی اور محترم سعید احمد خان صاحب مرحوم ابن محترم جناب کرنل اوصاف علی خان صاحب مرحوم کی نواسی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو اپنے فضل و کرم سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے، اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم روحانی ورثہ سے حصہ وافر عطا فرما کر دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔

۴۔ مکرم امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا کی طرف سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب بخیر و عافیت وہاں پہنچ گئے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم مولوی صاحب کو بیش از بیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ (وکالت تبشیر)

۵۔ مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صاحب نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امریکہ میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی مشہور یونیورسٹیوں ایم آئی ٹی بوسٹن اور پرڈیو سٹیٹ یونیورسٹی انڈیانا سے انجنیئرنگ کے علوم جدید اور نیوکلیئر انجنیئرنگ میں ایم ایس سی اور پی ایچ ڈی کی ڈگریاں نمایاں اعزاز کے ساتھ حاصل کی ہیں مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف محترم عبدالمالک صاحب آف لاہور کے صاحبزادے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص صحابی حضرت شیخ محمد عبدالرشید صاحب بٹالوی کے نواسے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو ملک و ملت کی بہترین خدمت کے مواقع عطا فرمائے اور ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو

۶۔ لندن (بذریعہ ڈاک) مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن تحریر فرماتے ہیں جماعت احمدیہ لندن کے نہایت مخلص کارکن مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب آف ایسٹ افریقہ ان دنوں بہت بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں مکرم چوہدری صاحب مشن ھذا کے ساتھ بے حد تعاون کرتے ہیں۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

طوفان میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ایک ہزار تک پہنچ گئی

صدر یحییٰ خان نے امدادی کاموں کے لئے مزید دس لاکھ روپے مخصوص کر دیئے

ڈھاکہ ۱۷۔ اپریل۔ غیر سرکاری اندازوں کے مطابق ڈھاکہ اور کومیلا کے خوفناک طوفان میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ایک ہزار تک پہنچ گئی ہے ڈھاکہ اور کومیلا کے مختلف ہسپتالوں میں سینکڑوں زخمیوں کی حالت ابھی تک تشویشناک بتائی جاتی ہے۔ ہسپتالوں میں ہر طرف زخمیوں کی آہ و بکا سنائی دیتی ہے دریں اثناء صدر جنرل یحییٰ خان نے طوفان زدگان کی امداد کے لئے مزید دس لاکھ روپے کی منظوری دی ہے یہ رقم انہوں نے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر زون بی میجر جنرل مظفر الدین کی درخواست پر دی ہے۔ اس طرح طوفان زدگان کیلئے مرکزی حکومت کی طرف سے دی جانے والی امداد کی مجموعی رقم ۲۰ لاکھ روپے ہوگئی ہے۔ میجر جنرل مظفر الدین نے کل کومیلا کے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا۔ انہوں نے ہیلی کاپٹر کے ذریعے ان علاقوں کی صورت حال کا جائزہ لیا۔ غیر سرکاری ذرائع کے مطابق پانچ ہزار افراد زخمی ہوئے ہیں۔

متاثرہ علاقوں میں امدادی کام تیزی کے ساتھ کیا جا رہا ہے فوج کے جوان شہری رضاکار، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلباء امدادی کام میں انتظامیہ کا ہاتھ بٹا رہے ہیں۔ مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر زون بی میجر جنرل مظفر الدین نے ڈھاکہ واپس پہنچ کر بتایا کہ اب تک جانی و مالی نقصان کے جو اعداد و شمار بتائے گئے ہیں۔ وہ بالکل صحیح نہیں ہیں۔ نقصان ان اعداد و شمار سے کہیں زیادہ ہوا ہے۔ مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر میجر جنرل مظفر الدین نے کومیلا کی انتظامیہ اور مارشل لاء سب ایڈمنسٹریٹر کو ہدایت کی ہے کہ متاثرہ افراد کو ہر ممکن امداد مہیا کی جائے۔ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے حکام کو ہدایت کر دی ہے کہ متاثرہ افراد کی دوبارہ بحالی کے لئے منصوبے فوری طور پر انہیں بھیجے جائیں۔ انہوں نے کہا اس طوفان سے اس قدر نقصان ہوا ہے کہ اکیلی حکومت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی میجر جنرل مظفر الدین نے مخیر لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ان متاثرہ افراد کے لئے زیادہ سے زیادہ امداد دیں۔ ادھر ڈھاکہ اور کومیلا میں امدادی کام نہایت تیزی کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ مختلف علاقوں میں متعدد امدادی مرکز قائم کر دیے گئے ہیں زخمیوں کو ہر قسم کی طبی امداد دی جا رہی ہے۔ ڈھاکہ میڈیکل کالج، ڈھاکہ یونیورسٹی، اور دوسرے طلباء امدادی کاموں میں ہاتھ بٹا رہے ہیں۔ ڈاکٹری کے طلباء مختلف ہسپتالوں میں زخمیوں کے علاج معالجے کے لئے ڈاکٹروں کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں۔

آٹے کا پرچون نرخ

لاہور ۱۷۔ اپریل۔ حکومت نے عوام کو اشیائے صرف سستے داموں مہیا کرنے کے سلسلے میں جو اقدامات شروع کئے ہیں اس سلسلہ میں کل حکومت نے آٹے کے نرخوں میں بھی کمی کر دی ہے آئندہ رولر فلور ملوں کا آٹا پرچون میں ۱۶ روپے ۳۷ پیسے من کے حساب سے فروخت ہوگا۔ اس قیمت میں بوری کی قیمت شامل نہیں ہوگی۔ گرائینڈنگ پلانٹس کا آٹا پرچون میں سترہ روپے ۶۹ پیسے من کے حساب سے فروخت ہوگا۔ اس میں کپڑے کی بوری کی قیمت بھی شامل ہوگی مغربی پاکستان کے باشندوں کی اکثریت چونکہ گندم کا آٹا استعمال کرتی ہے اس لئے حکومت نے ان کی سہولت کی خاطر آٹے کے نرخوں میں کمی کر دی ہے۔ اس سے قبل حکومت نے گندم کے نرخ پندرہ روپے من مقرر کئے تھے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴